دار الامان

حضرت امیر المومنین نے بعد جمعہ کو رکوع بار کوع کا حصہ ابتدا سے سنانا شروع کیا ہے آپ نے ایک دفعہ لاہور میں فرمایا تھا کہ اگر مسلمان ہر جمعہ کو بھی ایک رکوع سنیں تو تھوڑی مدت میں تمام قرآن مجید سن سکتے ہیں۔

۲۔ قادیان آجکل جزیرہ نہیں تو جزیرہ نما ضرور بنی ہوئی ہے خداتعالیٰ نے یہاں کے رہنے والوں کو بری و بحری انعام سے ممتاز کیا ہے۔

۳۔ سیدی و مولائی حضرت مسیح کا ایک پرانا بستہ ملا ہے جسمیں جناب کی وہ نظمیں درج ہیں جو آپ نے بدو شباب میں لکھیں کوئی تین ہزار کے قریب شعر ہوگا ان کے پڑھنے سے عجیب لذت حاصل ہوتا ہے اور ایمان از سر نو تازہ کہ آپ کا دل ابتدا ہی سے دین کے لئے دردمند بنایا گیا تھا۔ سب باتوں کا اصل ان شعروں میں موجود ہے۔

افسوس

باوجود اس کے کہ ایک بار قبل اطلاع دیگئی ہے اور بار بار عرض کیا گیا کہ جس مہربان نے وی پی وصول نہ کرنا ہو۔ وہ اطلاع دے۔ اور باوجود اس احتیاط کے کہ جنہوں نے اجازت دی انہی کو وی۔پی بھیجا گیا۔ اور باوجود اس کے کہ جو بقایا قابل الوصول تھا اکثر اس کے نصف کے وی پی بھیجے گئے۔ پھر بھی وی پی واپس آ رہے ہیں۔ انصاف!!!

نکاح چاہنے والوں کو اطلاع

نکاح کے متعلق صرف اس خط کی تعمیل ہو سکیگی۔ جس کے ساتھ ٹکٹ مرقعہ ہوں۔ مینجر

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کے نام وی۔پی نہیں کیا جا سکتا اس واسطے آئندہ افریقہ۔ آسٹریلیا انگلینڈ چین وغیرہ دیگر ممالک غیر جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت میں بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے اخبار جاری نہ کیا جاویگا ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہیئے سو جو سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ ضرور بھیجدیں۔ مینجر

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاک میں ملازم رہ چکے ہیں انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے جانیکو تیار ہیں امید ہے کہ دوست اون کا خیال رکھیں گے۔ اور جہاں موقع ہو عاجز کو اطلاع دیں گے۔

ضرورت نکاح

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کیلئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آج کل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی مجبوریات کے سبب ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اوس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۳۔ مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر۔ خوانندہ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور بالخصوص خاص کر تھل ذیل۔ ڈہرہ ہردو۔ سنگڑ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بہکر مظفر گڑھ اور ساران۔ مگر احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام ر ع معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی۔ عمر چہار و تین سال۔ خط و کتابت بنام م۔س معرفت ایڈیٹر ہو۔

۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژن راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

ممیرا کی سعائتی قیمت فی تولہ صہ

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے للعہ روپیہ لئے جاوینگے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی۔ نامی گرامی کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت۔

المشتہر

محمد یمین احمدی از مقام داتہ۔ مانسہرہ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے

مینیجر بدر

رسید زر

۱۳ اگست ۰۶ء		۱۷ اگست ۰۶ء	
عبد الحکیم صاحب ۳۰۴	للعہ	شاہ محمد صاحب نمبر ۱۳۱۳	سعہ
دولت علی صاحب ۲	۶/ ۱۲	دولت خان صاحب ۱۹۹	عہ
طالب علی خان صاحب ۲۰۷۷	عہ	عبد المطلب صاحب ۱۹۱۳	للعہ
مددعلی صاحب ۱۱۳۰	صہ	جیا غدین صاحب ۱۲۱۷	عہ
مراد علی صاحب ۱۰۵	عہ	سرہند صاحب ۱۸۱۷	للعہ
عبد الکریم صاحب ۱۱۲۴	عہ	غلام حسن صاحب ۹۲۹	عہ
نظام الدین صاحب ۱۸۲۸	للعہ	محمد بخش صاحب ۷۴۷	عہ
عبد الرحمن صاحب ۱۳۸	للعہ	مرزا عبد الکریم صاحب ۳۲۵	عہ
محمد شریف صاحب ۹۳۳	عہ	محمد عثمان صاحب ۹۰۵	عہ
نور الدین صاحب ۱۱۳۴	عہ	شیخ غلام قادر صاحب ۲۰۶۹	عہ
امام الدین صاحب	عہ	احمد خان صاحب ۱۴۹۷	عہ
محمد فضل صاحب سیالکوٹ	عہ	سید صادق حسین صاحب ۳۲۲	عہ
غلام حیدر صاحب ۱۱۹۷	عہ	عبد الحکیم صاحب ۱۸۱۴	عہ
سید محمد شاہ صاحب ۱۸۱	عہ	محمد فاضل صاحب ۱۰۲۴	عہ
فضل کریم صاحب ۲۵۹	للعہ	ثناء اللہ صاحب ۱۸۸۲	عہ

منہ نور می فشاند و سگ بانگ می زند

مخالفین سلسلہ احمدیہ ہمیشہ ہی اپنی نت نئی

رذالتوں کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن آجکل ان ناخداترس حضرات نے ایک ایسی شرارت اور کمینگی اختراع کی ہے کہ جس سے سخت حیرت ہے اور ان معاندین کی پست فطرتی پر نہایت تعجب۔ ناظرین اخبار کی ضیافتِ طبع اور ممبران سلسلہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے بطور نمونہ کچھ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

کئی روز ہوئے مظفر نگر سے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ایک جوابی کارڈ آیا۔ جس کا بھیجنے والا کوئی شخص رستم علی ہے۔ اوس نے اپنے کارڈ میں لکھا کہ میں حضرت مرزا صاحب کا مرید تھا۔ لیکن اب حضرت مرزا صاحب کی وفات کے بعد میرا اعتقاد باطل ہوگیا۔ اور مجھ کو اس طریقہ پر رہنا منظور نہیں "وغیرہ وغیرہ۔

حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وہ کارڈ میرے پاس بھیجدیا۔ میں نے بذریعہ خط اخویم مولوی عبدالخالق صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ مظفر نگر سے اصلیت دریافت کی۔ اونہوں نے جو کچھ جواباً ارقام فرمایا ہے اوس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کارڈ رستم علی کا لکھا ہوا معلوم نہیں ہوتا یہ کارروائی ایک ذات شریف کی معلوم ہوتی ہے جس کے قرائن قویہ موجود ہیں رستم علی وہ شخص ہے جو پہلے کسی زمانہ میں برادرم سید منشی ولایت حسین صاحب احمدی کے ہمراہ کبھی کبھی مطالعہ کتب میں شریک ہوجاتا تھا اور ایک گونہ حسن ظن سلسلہ سے رکھتا تھا لیکن کبھی اوس نے نہ تو احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھی نہ اپنے آپ کو احمدی مشہور کیا۔ نہ یہاں شہر میں کوئی شخص اوس کو احمدی کہتا ہے نہ درحقیقت وہ احمدی ہے نہ اوس نے کبھی شرائط بیعت پر عمل کیا خط کا جواب منگانے کے لئے اوس نے عبدالقیوم کا ذریعہ پتہ میں لکھا ہے۔ جو نواب بیگ کا ملازم ہے۔ اور نواب بیگ سلسلہ کا مخالف ہے۔ رستم علی کو ہرگز ضرورت نہ تھی کہ وہ عبدالقیوم کے پتہ سے (جو ایک دور دراز محلہ کا باشندہ ہے) خط کا جواب منگاتیے"

اس مظفر نگر کے رستم علی والے خط کے علاوہ

بتن بخش وکسی میٹر کا وہ خط جو اوس نے اپنے ایک احمدی رشتہ دار کو لکھا تھا میں نے دیکھا اور ساتھ ہی اوس کی وہ تحریر بھی میں نے دیکھی جو اوس نے اخبار میں درج کرانے کے لئے یہاں بھیجی تھی اپنی ایک تحریر میں تو بین بخش ہم کو اور ہمارے امام کو پیٹ بھرکر گالیاں دیتا ہے اور دوسری تحریر میں جو اوس نے شرارت سے یہاں بھیجی تھی مخلصانہ اور ہمدردانہ عبارت لکھتا اور اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے بین بخش کا مُدعا اس پرتزویر تحریر سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس کا مضمون جو اوس نے حضرت اقدس کی وفات پر لکھا تھا یہاں کسی احمدی اخبار میں شائع ہوجاوے اور لوگوں کو اوس کے احمدی ہونے کا یقین آجائے اور پھر اسکے بعد وہ کسی اخبار کے ذریعہ سے سلسلہ کی مخالفت کا اظہار کرے جس سے لوگوں کو اوس کے مُرتد ہونے کا گمان ہو حالانکہ یہ کوئی پوشیدہ امر نہیں کہ بین بخش کبھی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوا اوس کی وہ دونوں تحریریں میرے پاس موجود ہیں اگر ضرورت ہوئی تو میں اون کو شائع کرکے ناظرین کو لطف اوٹھانے کا موقع دونگا۔

عجیب اتفاق ہے کہ اس قسم کی شرارت سے مملو خطوط میں سے کوئی خط بھی اس وقت تک کسی حقیقت واصلیت سے قریب ثابت نہیں ہوا۔ ہمارے مخالفین ہماری تباہی کے لئے ہر ایک رذیل سے رذیل تدبیر کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور مطلق نہیں شرماتے۔ ہماری طرف سے سوائے صبر اور اون کی شرارتوں کو حوالہ بخدا کرنے کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ ہم تو اپنے مخالفوں کے لئے یہی دُعا ہی مانگتے ہیں کہ خدا اون کو چشم بصیرت عطا کرے تاکہ وہ نور و نار میں تمیز کرسکیں۔

اے ظالمو! ذرا اتنا ہی سمجھو کہ اگر واقعی یہ سلسلہ کسی فریب و چالاکی پر مبنی ہے تو خدا تعالےٰ خود ہی اس کو تباہ کردیگا اور حق و باطل کو ملتبس نہ ہونے دیگا۔ لیکن اگر یہ خود خدا تعالیٰ کا قایم کیا ہوا سلسلہ ہے (اور بلاشک خدا تعالیٰ ہی کا قایم کردہ ہے) تو تمہاری چالاکیوں اور شرارتوں سے کیا ہوسکتا ہے۔ تعجب ہے کہ جبکہ تم ہم کو جھوٹا سمجھ کر ہماری مخالفت کرتے ہو۔ تو پھر خود کیوں جھوٹ کا ارتکاب کرتے ہو؟ اگر تمہارا خدا تعالےٰ کے اوپر ایمان ہے۔ اور تُم مع اُس کی صفات کاملہ کے خدا تعالےٰ کو مانتے ہو۔ تو پھر کیوں اُسی سے دعائیں نہیں مانگتے۔ اور کیوں خدا تعالےٰ ہی پر بھروسہ نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دغا۔ فریب۔ چالاکیوں اور شرارتوں کا دامن پکڑنا سراسر شرک بے ایمانی اور جہالت کی بات ہے۔ ہم تو تُم سے اعراض کرتے اور سلام کہتے ہیں۔

راقم

اکبر شاہ خان نجیب آبادی ثم قادیانی

مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی

جو بزبان پنجابی شاعر بھی ہیں

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سردست جموں۔ پونچھ۔ وزیر آباد اور گوجرانوالہ کے شہروں اور دیہات میں بغرض تبلیغ جائیں گے۔ ان کو بموجب قواعد منظور شدہ جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے اور جہاں انجمن باقاعدہ نہ ہو۔ وہاں انجمن قائم کرنے کی اجازت ہے جہاں مولوی صاحب موصوف جاویں۔ وہاں کے تمام احمدی احباب مولوی صاحب موصوف کی ہر طرح سے امداد کریں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین

اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مناجات محمود

اے مرے مولیٰ مرے مالک مری جاں کی سپر
مبتلائے رنج و غم ہوں جلد لے میری خبر
دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ دشمن ہوگئے
اب کسی پر تیرے بن پڑتی نہیں میری نظر
امن کی کوئی نہیں جا خوف دامن گیر ہے
سانپ کی مانند مجھ کو کاٹتے ہیں بحر و بر
ہاتھ جوڑوں یا پڑوں پاؤں بتاؤ کیا کروں
دل میں بیٹھا ہے مگر آتا نہیں مجھ کو نظر
جبکہ ہر شئے ملک ہے تیری مرے مولیٰ تو پھر
جس سے تو جاتا رہے بتلا کہ وہ جائے کدھر
کام دیتی ہے عصا کا آیت لَا تَقْنَطُوْا
ورنہ عصیاں نے تو میری توڑ ڈالی ہے کمر
بیکسی میں رہزنِ رنج و مصیبت ہے پڑا
سب متاعِ صبر و طاقت ہوگیا زیر و زبر

رسید زر

یکم اگست ۱۹ء تا ۲ اگست

ولاور خان ۲۰۳۶ عہ	اسمٰعیل گرداور ۱۶۶۷ للعہ
محمد عمر خان ۱۵۷ عہ	فرزند علی شاہ ۱۶۷ سے
سید احمد ۱۱۷۵ عہ	سید محمد شاہ نواز ۱۵۹۶ عہ
	الٰہی بخش فیروز دین ۵۶۵ عہ

کمیاب ڈائری

(منقول از تشحیذ الاذہان)

صبر فرمایا کہ وہ بیان کیا ہے اگر کوئی شخص کسی چیز کو یا کسی انسان کو خدا پر مقدم کرے جب تک ہر ایک چیز پر خدا کو مقدم نہ کیا جائے تو وہ شرک کہلاتا ہے دیکھو ہمیں دو دفعہ موقعہ پیش آیا ہے۔ ایک دفعہ تو مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر جبکہ نہایت زور سے دعا مانگنے کے بعد الہام ہوا۔ ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ اور پھر بھی دعاؤں کا مقالمہ جاری رہا تو الہام ہوا کہ یاایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنے اے لوگو۔ اُس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ پھر مبارک احمد کی وفات کے وقت بھی یہی الہام ہوا کہ ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ اور پھر الہام ہوا کہ یاایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنے اس شخص نے مرنا ضرور ہے اور عبادت کے لائق [illegible] نے تم کو پیدا کیا ہے جو زندہ رہنے والا وہی ہے۔ اسی سے دل لگاؤ۔ پس ایماندار کی تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اوس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جاوے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے۔ کہ ہر وقت انہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے۔ بت پرستی کے یہی تو معنے نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بُت لیکر بیٹھ جائے اور اس کے آگے سجدہ کرے۔ حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے ہمیں تو بچپن سے اس بات کی سمجھ آگئی تھی اور اب بھی ہمارا لڑکا مبارک احمد فوت ہو گیا ہے اور اگر ایک مبارک کی جگہ لاکھ مبارک احمد بھی آجائے اور خدا تعالے فرمائے کہ یا انکی طرف جاؤ یا ہماری طرف تو قسم بخدا ایک منٹ کے لئے یا ایک سیکنڈ کے لئے بلکہ اس کے ہزارویں حصہ کے لئے کبھی دل میں یہ خیال نہ پیدا ہو۔ کہ اس کی طرف نہ جائیں اور مبارک احمد کی طرف چلے جاویں۔ اولاد چیز کیا ہے بچپن سے ماں اس پر جان فدا کرتی ہے مگر بڑے ہو کر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لڑکے اپنی ماں کی نافرمانی کرتے ہیں اور اوس سے گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ پھر اگر فرزند ہوں بھی تو دکھ درد اور تکلیف کے وقت وہ اس کو ہٹا نہیں سکتے۔ ذرا سا پیٹ میں درد ہو۔ تو تمام بانجہ آجاتے ہیں نہ بیٹا کام آسکتا ہے نہ باپ نہ ماں نہ کوئی اور عزیز۔ اگر کام آتا ہے تو صرف خدا۔ پس ان کی اس قدر محبت اور پیار سے فایدہ کیا جس سے شرم لازم آوے خدا تعالی فرماتا ہے۔ کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں دیکھو اگر خدا کسی کو کہے کہ تیری کل اولاد جو مرچکی ہے زندہ کر دیتا ہوں مگر پھر میرا تجھ سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ تو کیا اگر وہ عقلمند ہے اپنی اولاد کی طرف جانیکا خیال بھی کریگا؟

پس انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے۔ جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر برا مناتا ہے۔ وہ بخیل ہوتا ہے کیونکہ وہ اس امانت کے دینے میں جو خدا نے اوس کے سپرد کی تھی بخل کرتا ہے اور بخیل کی نسبت حدیث میں آیا ہے۔ کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤں کے برابر بھی عبادت کرے تو وہ جنت میں نہیں جائیگا پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز کی محبت کرتا ہے اس کی عبادت نماز۔ روزہ بھی کسی کے کام کے نہیں حضرت ایوب کیطرف دیکھو کہ وہ کیسے صابر تھے خدا تعالی نے اون کا ذکر قرآن شریف میں بھی کیا ہے۔ کہ وہ میرا ایک صابر بندہ ہے پہلی کتابوں میں اون کا ذکر بالتفصیل لکھا ہے کہ شیطان نے خدا تعالے سے کہا کہ ایوب کیوں صبر نہ کرے اوس کو تو نے مال دیا ہے۔ دولت دی ہے غلام دئے ہیں۔ نوکر چاکر دئے ہیں۔ اولاد دی ہے بیوی دی ہے۔ صحت دی ہے۔ تو خدا تعالی نے فرمایا۔ کہ تو اس کو آزما اس پر پہلے تو اونکی بھیڑ بکریاں ماری گئیں۔ پھر اور بڑے بڑے جانور مارے گئے مگر پھر بھی حضرت ایوب نے صبر سے کام لیا۔ اس پر شیطان نے کہا کہ ابھی اس کے پاس دولت اور غلام اور اولاد ہے وہ صبر کیوں نہ کرے اسپر اس کے غلام بھی مرگئے پھر اونہوں نے صبر کیا یہاں تک ہوتے ہوتے سب کچھ ہلاک ہو گیا ایک وہ اور ایک ان کی بیوی رہ گئی۔ پھر بھی شیطان نے کہا کہ ابھی ان کی صحت درست ہے اس پر اونکو جذام ہو گیا یعنے کوڑھ ہو گیا پھر بھی اونہوں نے صبر سے کام لیا۔ پس جب وہ اس طرح صابر اور صادق ثابت ہوئے تو خدا تعالے نے اون کو آگے سے بھی زیادہ مال و دولت و غلام لونڈیاں اور اولاد عطا فرمائی اور صحت بھی عطا فرمائی پس جب انسان صبر سے کام لے۔ تو اوس کو سب کچھ ہی مل رہتا ہے انسان کو چاہیئے۔ کہ جو کام کرے خدا کی رضا کے مطابق کرے۔ شیخ سعدی صاحب کیا عمدہ فرماتے ہیں۔ کہ ؎

کہ بے حکم شرع آب خوردن خطاست
اگر خون بفتویٰ بریزی رواست

یعنے اگر تم خدا کے منشا کے برخلاف پانی پیو۔ تو وہ گناہ ہے لیکن اگر اوس کے حکم کے مطابق خون کر دو۔ تو وہ جائز ہے پس میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان خواہش کرتا ہے نہ وہ اوس کو ملتی ہے نہ خدا کیونکہ اس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے لیکن جو شخص خدا کو پسند کرتا ہے اوس کو خدا بھی ملتا ہے اور دوسری چیزیں بھی ملتی ہیں اور اوسکی جو خواہش ہوتی ہے۔ وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔

اب میں جو کچھ خدا کیلئے کہنا تھا وہ کہہ چکا تم کو چاہئے کہ اپنے دین کی حفاظت کرو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر خواتین

رسالہ عصمت رسالہ مذکور نمبر۲ میرے پاس پہونچا شاید میری بعض احمدی بہنیں ابھی اس نئے رسالہ کے نام سے ناآشنا ہوں سو اون کو رسالہ مذکور سے واقفیت کرانے کیواسطے ان چند سطور کو معزز بدر اپنے زرین کالموں میں شائع فرماکر مجھے مشکوری کا موقع دیگا سب سے اول تو یہ بتلاتی ہوں کہ رسالہ عصمت عمدہ ولایتی کاغذ پر باہتمام شیخ محمد اکرام مخزن پریس دہلی میں شائع ہوتا ہے لکھائی چھپائی بھی اعلی ہے۔ مگر چند ایک مضامین ایسے ہیں جن پر ریمارک کرنا اپنا فرض منصبی جانتی ہوں اگرچہ میری معزز بہنوں کو ناگوار گذرے مگر میں اون کی ناراضگی سے نہیں ڈرتی۔ کیونکہ جس نے مسیح الزمان کے مبارک ہاتھوں پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بیعت کی ہے وہ کسی حالت میں اظہار حق سے رک نہیں سکتا۔ آمدم بر سر مطلب سب سے اول بیگم جنجیرہ وجشان کا مضمون سیر یوروپ کا ملاحظہ کیجئے جس کو رسالہ مذکور نے بڑے فخر سے شائع کیا ہے۔ بیگم صاحبہ کے چند ایک خیالات ایسے ہیں جنہوں نے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے اور اگر رسالہ عصمت نے بھی آزادی کی ترغیب مستورات میں پھیلائی تو خبر نہیں کیا انجام ہوگا۔ وہ اپنے قیمتی سفرنامے میں لکھتی ہیں کہ جہاز پر مسٹر گوکھلے سے بھی پہچان ہوئی اونہوں مجھ سے

پوچھا۔ کہ پردہ سے نکل کر ایسا سفر کرنے سے آپ پر کیا گذرتی ہوگی۔ مین نے کہا بیشک گمان گذرتا ہے مگر اتنا نہین جتنا آپکا خیال ہے کیونکہ میری ایسی عادت ہے۔ جیسے وقت آئے گذار لیتی ہون۔ مسٹر گوکھلے نے مسٹر و مسز حیدر سے بھی ملاقات کرائی۔ بڑے حلیم الطبع اور معقول آدمی ہین یہ ہین مسلمان مستورات کے خیالات ہائے انگریزیت تیرا ستیاناس کیا مسلمانون سے قومی غیرت بالکل مفقود ہوگئی بیگم صاحبہ کی اسلامی حمیت نے غیر آدمیون کے ساتھ اس طرح بے حجابانہ باتین کرنے کی کیونکر اجازت دی۔ ؎

سو سو ہے گند دل مین طہارت نہین رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہین رہی

اے عقل کے اندھو کیا یہ وقت مہدی کے آنے کا نہین تھا۔ تو اور کون سے وقت کا انتظار ہے افسوس [illegible] بیگم صاحبہ نے اسلام کے اس زرین اصول (پردہ) کو بیہودہ اور لغو ٹھیرایا جسکی غیر مذہب والے مسٹر گوکھلے کے الفاظ سے بھی وقعت ٹپکتی تھی۔ کیا لوگو! یہی مسلمانی ہے۔ ؎

وائے برمن وائے بر انجام من
عار دارد کفر از اسلام من

میری سمجھ مین نہین آتا۔ کہ ایسے واہیات سفرنامہ چھپا کر عصمت کے فرقہ اناث کو کیا فائدہ پہونچائیگا۔ پھر آگے لکھتی ہین۔ کہ انگلستان کی زندگی نرالی ہے۔ کھانا کھا کر [illegible] تھک گئے تو آرام کرسی پر بیٹھ کر خوش گپیان اڑائین۔ پادری صاحب نے [illegible] مسلمانون کی حالت زار پر کمال افسوس کیا [illegible] نہ دین باقی نہ اسلام باقی۔ [illegible] مردہ مذہب والے پادری جہازون مین بھی اپنا کام [illegible] مین مسلمانون کو برعکس اس کے جب [illegible] پابندی مذہب سے غافل ہوکر خوش گپیون مین مستغرق ہوگئے۔ آگے ایک مضمون [illegible] یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ قرآن کریم کو صرف اردو کیا جاوے اور اس کو متن سے صاف رکھا جاوے جو کہ زبان عربی سے [illegible] اور نفرت کا اظہار ہے [illegible] پر غور اور تدبر کرنے سے احتراز کرنا ہے۔ میرے خیال مین یہ وہی شہر پٹنہ ہے۔ جو کہ ندوۃ العلماء کا مرکز ہے۔ جنہون نے عربی کو ازسرنو زندہ کرنے کا وعدہ کیا ہے اگر اون کے مبارک خیالات کا یہی اثر شہر پٹنہ پر پڑ رہا ہے جیسا کہ معزز خاتون کے مضمون سے ظاہر ہے۔ تو عنقریب بجائے زندہ اور شاداب کرنے کے اوس کے مٹانے اور برباد کرنے مین بھی شہر پٹنہ اول نمبر پر رہیگا۔ مجھ کو غیرت اسلامی اور محبت کلام مجید نے سخت مجبور کیا ہے کہ مین اس مضمون کی صدق دل اور سچی تڑپ سے تردید کرون۔ جو کہ انشاء اللہ علیحدہ مضمون کی صورت مین ارسال خدمت ہوگی۔

پھر آگے مسز محمد اکرام (جو کہ اس رسالہ کی معاون ہے) کا مضمون ذیل کے عنوان پر ہے۔ لاہور اور دہلی کے زنانہ جلسے۔ فاضل ایڈیٹرہ یون درفشانی کرتی ہین۔ کہ لاہور کے جلسے بڑے شاندار ہوتے تھے۔ بہنین شالامار باغ مین آکر ٹہلتی تھین۔ بیبیون کو چلنے پھرنے کا موقع مل جاتا تھا۔ باغ کی روشون پر بہنون کا مل مل کر ٹہلنا ایک دوسری سے خیالات کا تبادلہ کرنا ایک خاص لطف رکھتا ہے۔

مین یہ پوچھنا چاہتی ہون کہ ان جلسون سے فائدہ کیا نکلا کونسی رسومات بدعات کا قلع قمع کیا کونسے عمدہ لکچر اور [illegible] کونسی غیر مذاہب پر اتمام حجت کی کونسی مستورات کی اصلاح ہوئی۔ اگر باغ کی روشون پر ٹہلنے [illegible] کیا گیا۔ اے برگزیدہ خدا تو نے اپنے ادنی سے لیکر اعلی اور جاہل سے لیکر عالم کے دل مین ایسی تڑپ ڈال دی ہے۔ کہ بغیر ذکر الہی کے آرام نہین ملتا۔

کہان پھر آگے لکھا ہے کہ جب سے دلی آئی ہون ان جلسون کا نام ونشان نہین [illegible] کی بدولت [illegible] کلب کھل گیا ہے اور کچھ عورتین اس کی ممبر بھی بن گئی ہین۔ بھلا ان کلبون سے مسلمان خواتین کو کیا فائدہ پہونچے گا۔ یہی کہ وہ بھی [illegible] کی طرح آزادی پسند ہوجائین گی۔ اور پردہ کو قید خیال کرنے لگین گی۔ کاش کہ یہ لوگ خدا کے سچے مسیح سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سبق سیکھتے تو ان کے سب کام سنور جاتے۔ بھلا یہ کلب اور انجمنین کیا فائدہ دے سکتی ہین۔ جب خدا کی مرضی کے مطابق نہ ہون۔ البتہ ان سے الٹے نقصان پہونچین گے۔ یہ کوئی گرتے اسلام کو ہوش دلانے کی دوائین نہین بلکہ زیادہ بے ہوش کرنے اور غیرت اسلامی کو جلانے کے نسخے ہین۔ دوا الٰہی وہی کارآمد ہے۔ جو خدا کا برگزیدہ مسیح بتلا گیا ہے یہ ہین۔ اسلامی پرچون کے حال سے

گر ہمین مکتب است ہمین ملان۔ کار طفلان تمام خواہد شد

ایسے رسالون پر نظر ڈالنے سے میرے دل مین تحریک پیدا ہوئی ہے کہ ان کی زہریلی ہواؤن سے محفوظ رہنے کیلئے ایک عاجزانہ تجویز ناظرین الحکم وبدر اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پیش کی جاوے احمدی مستورات مین ذوق علم اور عظمت کلام مجید جاگزین کرنے اور ان کی اخلاقی حالت کی اصلاح کرنے کے لئے ایک ماہواری رسالہ نکالا جاوے جو کسی لائق احمدی خاتون کی زیر ایڈیٹری شائع ہو اور احمدی جماعت مین جو مستورات کے رسالہ نہ ہونے کی کمی ہے اوسے پورا کیا جاوے۔ امید ہے کہ سب احمدی برادران جلدی اپنی اپنی مبارک رائے کا اظہار کرکے مجھے شکرگذاری کا موقع دین گے۔ والسلام

راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی [illegible]

ایہار الاخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر نیز اس لئے بھی کہ حضرت کے الفاظ وطرز خط محفوظ رہین حضور کے اون خطوط کو جو آپ نے وقتاً فوقتاً مجھے تحریر فرمائے ہین چھپوا کر بھائیون کیخدمت مین تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اون کے اخیر مین وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستون کی بیماریون مین تجویز فرمائے ہین اور جو مجھے مل سکے مین بنظر فائدہ عام لکھدئے ہین پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بھائی کے پاس حضور کے قلمی موجود ہون اور وہ چاہین کہ اس مجموعہ کے ساتھ شائع ہوجاوین۔ تو مہربانی کرکے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لئے بھیجدین بعد نقل مین بڑی احتیاط سے اون کے پاس بھیجدینے کا ذمہ دار ہون۔ لیکن اس مین دیر نہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ [illegible] اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدین کہ کس شکایت کے لئے نسخہ تجویز ہوا تھا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئین۔

حکیم محمد حسین قریشی۔ حویلی کابلی مل لاہور

نوٹ۔ یہ خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پیش کیا گیا تھا آپ نے اس کو پسند فرمایا۔ کہ میرے نام جو خطوط حضرت اقدس مسیح کے آیا کرتے تھے وہ سب مین نے جمع کئے ہوئے ہین اور شیخ یعقوب علی صاحب کے پاس ہین۔ قریشی صاحب چاہین تو اون سے بھی فائدہ حاصل کرسکتے ہین۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مردہ بدست زندہ

جب سے احمدی جماعت کے آقائے نامدار کا لکھا ہوا پیغام صلح اون کے وصال کے بعد لاہور میں پڑھا گیا تھا۔ تب سے احمدیوں کی طرف سے آریوں کے برخلاف کوئی مضمون نہیں نکلا اور اس انتظار میں رہے کہ شاید آخر کوئی فیصلہ ہو۔ نہ معلوم پیغام صلح کے مضمون کی طرف آریہ صاحبان کیا غور فرمائیں گے مگر مجھے افسوس ہے کہ اس دوران میں جبکہ احمدیوں نے آریوں کے برخلاف لکھنے سے اپنی قلم کو روکے رکھا آریوں نے احمدیوں کی خاموشی سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اگرچہ سمجھدار آریہ ابھی ایسے معاملات میں نہیں پڑے۔ مگر آریوں کا ایک پرچہ جو کسی مردہ آریہ کی یادگار میں جالندھر سے شائع ہوتا ہے کمینہ منش زنیوں سے باز نہیں آیا۔ اب کی دفعہ کے پرچہ میں جو اگست ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا ہے ایک مضمون مردہ بدست زندہ شائع ہوا ہے اگرچہ اس مضمون کی بدزبانی کسی سمجھدار آدمیوں کو اجازت نہ دیگی کہ اس کو پڑھ سکیں لیکن چونکہ وہ تو صرف جہلاء کے لئے لکھا گیا ہے اس لئے میں کم ازکم ان جہلاء سے یہ دریافت کرونگا۔ کہ میرے اس عریضہ کا جواب ضرور دیں۔ اگر ان کی عقل کچھ باقی ہے اور وہ گدہوں کی طرح بیوقوف نہیں ہو گئے تو وہ ضرور ایڈیٹر صاحب کو مجبور کریں گے کہ وہ اس تحریر کا جواب دیکر ممنون فرماویں۔ ایڈیٹر صاحب کو یاد رہے کہ مرزا صاحب اور اون کی جماعت پر یہ مثال صادق نہیں آتی جو انہوں نے سرخی پر لکھی ہے بلکہ ان کے دہرم ویر پنڈت لیکھرام اور اون کے ناظرین پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ ایک مردہ کی یادگار میں ہے۔

ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اور اون کا بطلان روز روشن کی طرح جملہ خاص و عام پر بخوبی ثابت ہو گیا۔ مگر مرزائی ملا چیلوں سے اون کی صحت کو ثابت کرنے پر دلائل رکیک بیہودہ سروپا کے ذریعہ سے آمادہ ہیں۔

ناظرین غور فرماویں کہ ایڈیٹر صاحب نے کہاں تک جھوٹ سے کام لیا ہے اول تو وہ تحریر فرماتے ہیں کہ جملہ خاص و عام پر بخوبی ثابت ہو گیا اور پھر مرزائیوں کو جملہ خاص و عام سے علیحدہ کرتے ہیں۔ کیا احمدی لوگ جملہ خاص و عام میں داخل نہیں ہیں تعجب ہے کہ اس خاص و عام کے کیا معنے ہیں جس میں تین لاکھ کی جماعت شامل نہ ہو۔ پھر ایڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ مرزائی رکیک تاویلیں پیش کرتے ہیں یہ ایک لفظ ہے جس سے بڑے بڑے قوی دلائل کو انسان رکیک بتا سکتا ہے جب تک ایک انسان مفصل دلائل بیان کرکے اون کی تردید نہ کرے تو کون سمجھ سکتا ہے کہ آیا واقعی رکیک دلائل ہیں یا قوی میں نے رسالہ تشحیذ الاذہان ایڈیٹر صاحب کے ملاحظہ کے لئے بھیجا تھا اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی اون کے پاس جاتا ہے کیا وجہ ہے کہ اونہوں نے ان سب دلائل کو جو اون میں مندرج ہیں رکیک کہہ کر ٹالدیا جہاں تک میں سوچتا ہوں۔ یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے اس لئے رکیک تاویلات کہہ کر اونہوں نے اپنا پیچھا چھڑا لیا ہے۔ میں ان دلائل کو جو پہلے بذریعہ تشحیذ الاذہان و میگزین ایڈیٹر صاحب کے پیش ہو چکی ہیں اس جگہ دوہرانہ کو تحصیل لاحاصل سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں اون کو دوبارہ پیش نہیں کرتا۔ چونکہ ہر دو رسالہ مذکور ایڈیٹر صاحب کو بھیجے جا چکے ہیں اس لئے اس بات کا امید وار ہوتا ہوں کہ باقاعدہ ان دلائل کا جواب عنایت فرماویں گے تاکہ میں پھر کچھ عرض کر سکوں۔ پھر ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جن کو خدا نے آنکھیں دی ہیں وہ پیشگوئیوں کو صحیح و مستند نہیں سمجھ سکتے۔ جن کا خدا گونگا ہے نہ کسی کی آواز سن سکتا ہے اور نہ کسی کو جواب دے سکتا ہے خواہ کوئی گدہے کی طرح شور ڈالے وہ کیونکر مان سکتے ہیں کہ خدا بھی کبھی کسی کی آواز کو سنکر کوئی جواب دیا کرتا ہے اور اپنے پیارے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔

پھر ایڈیٹر صاحب نے حضرت اقدس کی پیشگوئیوں کو کسی رمال کی پیشگوئیوں سے نسبت دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ زمانہ ماضی و حال کے واقعات سے آئندہ کا استدلال کیا جا سکتا ہے۔ میں ایڈیٹر صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ پیشگوئیاں کن واقعات کو مدنظر رکھ کر کی گئی تھیں۔

الیوم یوم العید والعید اقرب۔ اور یہ کیوں کہا گیا تھا۔ الا اے دشمن نادان و بیراہ

بترس از تیغ برّان محمدؐ

کیا وہ نادان دشمن جس کا نام لیکھو تھا اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے ذریعہ واصل جہنم ہوا جسکی یادگار میں تیرا پرچہ نکلتا ہے میرے سید و مولا حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ عمر والا تھا یا کسی مہلک مرض میں گرفتار تھا۔ کاش نادان کچھ غور کرتے یہ خدا کی باتیں ہیں ان کی تکفیر اچھی نہیں۔ کیا فرشتے نے محمد صلعم کی تلوار سے اس مکفر کو تباہ نہ کیا اور اوس کو یونہی چھوڑ دیا جس نے خدا کی باتوں کی سخت توہین کی تھی پھر تو کیوں گستاخی کرتا ہے۔ عقلمند وہ ہوتا ہے جو کسی کو دیکھ کر عبرت پکڑتا ہے

پھر ایڈیٹر لکھتا ہے کہ ظاہر احواریوں کو اس کی چنداں ضرورت نہ ہوگی کہ مرزا صاحب کی روح بہشت میں جائے گی یا دوزخ میں مگر ان کو سلسلہ پیری مریدی کی دکان کی جاری رکھنے کا فکر پڑا ہوا ہے۔ اے احمق نادان تو نہیں سمجھتا کہ بحث اس بات [illegible] ان کی جاری [illegible] نہیں کسی کو اختلاف [illegible] دوزخ بہشت قائل ہیں وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ احق بالجنۃ خدا کے مامور و مرسل اور نبی ہوتے ہیں تو جب ہم سب ان کو خدا تعالیٰ کا مامور جری اللہ فی حلل الانبیاء تسلیم کرتے ہیں تو پھر اس فضول بحث کے کیا معنے کیا یہ بھی نعوذ باللہ لیکھرام کی طرح یا باوا دیانند کی طرح ایسے خدا کے قائل تھے جو ہمیشہ کے لئے نجات نہیں دے سکتا۔ نہیں وہ خدا کا برگزیدہ اس خدا کا قائل تھا جو قادر مطلق اور مالک الکل ہے اور اس کی منشا کے مطابق ۷۰ سال تک تبلیغ کرکے اسی مالک کو جا ملا جس شخص نے خدا کی راہ میں جان دیدی اس کے متعلق یہ جھگڑا کب ہو سکتا ہے کہ وہ جنت میں جائیں گے یا کہاں۔ یہ تیری نادانی ہے کہ اس فضول فقرہ کو درج مضمون کر دیا ہے۔ پھر آپ سلسلہ پیری مریدی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ کاش کہ تو باوا صاحب کی ایک بڑی اصلاح کو جس کا نام اوس نے نیوگ رکھا ہے یاد رکھتا یہ ایسی عظیم الشان اصلاح ہے۔ جسکی بدولت ہر ایک ایسا آریہ مرد جس کو شادی نصیب نہیں ہوتی یا جس کا کسی وجہ سے اپنی بیوی سے تعلق نہ رہا ہو فائدہ اٹھا سکتا ہے اور ایسے ہی ہر ایک عورت جو اپنے خاوند سے تسلی نہیں پا سکتی اس پاک اصلاح کے ذریعہ تسلی حاصل کر سکتی ہے۔

اس مختصر مضمون کے جواب ملنے پر انشاء اللہ تعالیٰ پھر جواب کے لئے حاضر ہونگا۔

نوٹ۔ کوئی آئندہ شخص یہ نہ خیال کرے کہ اس مضمون میں کچھ سختی کی گئی ہے کیونکہ اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو اصل مضمون سے سخت ہو اگر کوئی لفظ سخت بھی لکھا گیا ہے تو چونکہ دفعیہ کیلئے ضروری تہا۔ اس لئے میں نے لکھدیا ہے۔ والسلام

عبد الرحیم از قادیان

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

پہلے میں اپنی وہ تحریر صحیح نقل کرتا ہوں جو المجدد میں غلط بلکہ پُر اغلاط لکھی گئی۔ مناسب سمجھو تو معہ ترجمہ شائع کردیں ورنہ اہل علم کے فہم پر چھوڑ دیں (۱) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ و اذکروا اللہ کثیرا اطلق فی حق ذکر اللہ تعالیٰ او مجمل فان کان مطلقاً فلم لا یجوز الذکر بخدا خدا ایزد یزدان۔ گاڈ گاڈ۔ پرمیشر۔ اوم۔ ایشور۔ اعنی بالالسنة العجمیة وایضاً بالصفات التی ما جاء فی کلام الوحی۔

(ب) ولم قال العطار رح۔ ذکر بے تعظیم گفتن بدعت ست فعلم انہ لیس المراد ذکراً مطلقاً۔ وان کان مجملاً وھو الحق فانہ مثل وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ۔ فبیانہ فی کلام اللہ و کلام رسولہ صلعم وسنتہ بالحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وغیرھا من الاذکار المسنونة۔

(ج) واما ذکر اسم الذات (اللہ) علی حرکة مضغة القلب او علی نبض فی مقامات اخر کما تعلمونہ لیس فی السنة النبویة۔ فہذا تفسیر بالرأی او بدعة بلا شبہة۔ وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فھو رد۔ ۱۲ مشکوٰة

(د) والذکر بالتنفس او الحرکة النبضیة او النقش او مع تصور الشیخ او حبس النفس عمل ما امر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہذا ردٌ۔

(۷) وقال السید الجیلی رضی فی فتوح الغیب مقالہ ۳۶۔ ولا تخترعوا لانفسکم عملاً وعبادة کما قال اللہ ورھبانیة ابتدعوھا ماکتبناھا علیہم وقال والسلامة مع الکتاب والسنة والھلاک مع غیرھا وبہما یرتقی العبد الی حالة الولایة والبدلیة والغوثیة۔ ثم قال۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ فبین ان طریق المحبة اتباعہ قولاً وفعلاً ۱۲

فاعتبروا ایہا النقشبندیة فان البدعات کثرت فیکم مثل وظیفة یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ و الکلمات الغیر المسنونة من الصلوٰة والاذکار والوظائف والذکر المسنون ھو الذی جاء فی الاحادیث الصحیحة والقرآن الکریم فہذا الذکر جری فیکم لیس سُنّی شیٔ والا فاروناہ۔

(و) واما جاء فی الحدیث حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ فلیس فیہ ان یحمل علی حرکة القلب والنبض اللہ اللہ و تکرارہ بمعنے التحذیر فتذکروا او ذکر المحذر منہ کنایۃً مکرراً او ھو عبارة نداء المنفی المصائب بحذف حرف المنادی او علی حذف خبرہ خالق مثلاً کما یدل علیہ اعراب رفعہ کما فی الآیة الکریمة۔ قل اللہ ثم ذرہم ولا یعلم النقشبندیة بہذہ المعانی والا فاین تفسیرکم وعلی التقادیر

فذکرکم بہذہ والکوائف بدعة لا شک فیہا وقد قال النبی صلعم فی حقہا فھو رد فاین الفصل۔ (۱) والاحمدیون لا ینکرون ذکر اللہ بل علمہم المسیح الموعود علیہ الصلوٰة والسلام الذکر فی کل عمل وفی کل حال۔ علی ما جاء فی السنة وامرہم بالاستغفار والدعوات والقرآن والصلوٰة علی رسول اللہ صلعم۔

(ب) فدعوی ان الذکر علی مضغة القلب امر اللہ وحکمہ دعوی نبوةٍ ولا نبی بعدہ ۔۲

(ج) والمسیح لا یدعی النبوة التشریعیة اما النبوة بمعنی الوحی والالہام فقد ثبت بالکتب والسنة واقوال المشائخ علیہم الرحمة۔

(د) فالمسیح الموعود نبی اللہ (۷) واما جواب رسالتکم فغیر ضروری لان اجوبة ہذہ الرسالة قد کتبت فی رسائلنا اخبارنا الا النادر فعہ ابہ یکتب فی البدر احیاناً۔ ۱۲۔

اب میں عبد الرسول مجیب کا جواب لکھتا ہوں وباللہ التمیز

(ق) مطلق اور مجمل میں ذکر منحصر نہیں اور نہ ان میں انفصال ہے (ج) انحصار مقصود نہیں مطلق اور مجمل میں او تفصیل کے لئے ہے اونی الجزء شک اور ابہام او تفصیل متن میں۔ جیسے آیة وامسحوا برء وسکم میں شافعی مسح بعض سر کو مطلق کہتے ہیں اور اس بنا پر مسح ایک شعر کا بھی کافی کہتے ہیں اور حنفی اسکو مجمل بتاتے ہیں اور سنت النبی کو جو مسح راس میں وارد ہوا اسکا بیان او تفسیر ٹھہراتے ہیں ویسے ہی ہم نے دونو احتمال جن کا انفصال ظاہر ہے واذکروا اللہ کے بابت بیان کئے ذکر ماموربہ کے مطلق ہونے کو رد کردیا اور ذکر اللہ کو مثل اقیموا الصلوٰة کے مجمل ثابت کیا۔

مجیب نے امر و مامور کے عربی ہونے سے ذکر اللہ کی تخصیص عربی سے ثابت کی گویا عجمی یعنی ہندی وغیرہ زبانوں میں حمد خدا تعالیٰ بھی جو یقیناً ذکر اللہ ہے ان حضرات کے نزدیک ممنوع ہے اور ذکر نہیں ایسا ہی امر معروف نہی عن المنکر وغیرہ مامورات لسانی بھی بدون عربی ناجائز ہوئے کیونکہ ان کے نزدیک الفاظ السنہ عجمیہ کا بوجہ امر و مامور عربی ہونے کے احتمال ہی نہیں۔

(ق) وان کان مجملاً وھو الحق فانہ مثل واقیموا الصلوٰة و آتوا الزکوٰة فبیانہ فی کلام اللہ وکلام رسولہ وسنتہ ہیں تفریع بے تعلق ہے الخ

(ج) ظاہر ہے کہ ان کان مجملاً کی جزاء فبیانہ فی کلام اللہ ہے اور وھو الحق مع اپنی دلیل فانہ مثل واقیموا الصلوٰة کے جملہ معترضہ ہے اقیموا الصلوٰة مثال ہے۔ واذکروا اللہ کے اجمال میں اور واذکر اسم ربک کی تفصیل کلام اللہ کلام رسول اللہ و اذکار مسنونہ ہے آخرین ہا ہے آپکے فہم اور علم ادب پر میری تحریر پڑھ اخذ کئے وہ تو ہی علم اصول اور علم ادب سے ناواقفیت پر دلالت بینہ کرتے ہیں۔

(ق) (۱) ہم محمدیوں کو انہی اسماء حسنیٰ کا ذکر چاہیئے۔ اسماء حسنیٰ کتب حدیث میں مفصل مروی ہیں

(ج) پھر تم کیوں ایسا ذکر اللہ کرتے ہو جس کا بیان احادیث نبویہ میں نہیں جیسے تحریک مضغہ قلب مثل لفظ اللہ حضور علیہ السلام نے تو زبان سے ذکر اللہ فرمایا اور وہ بھی یا تحمید یا تکبیر یا تہلیل اور کسی صفات اللہ کا امر کیا نہ یہ جو کیا ان طریقہ کا

(ق) ذکر بے تعظیم بدعت بغیر وضو ناپاک جگہ چلا کر منع ہے

(ج) ذکر اللہ میں یہ قیدیں کہاں سے لگالیں۔ وکان رسول اللہ یذکر اللہ علی کل حال بخاری شریف میں عائشہ صدیقہ سے مروی ہے مجیب علم حدیث سے خوب واقف ہو۔ حضرت تعظیم تو ذکر صفات الٰہیہ تحمید تسبیح تکبیر وغیرہ میں ہے۔ جیسے سبحان اللہ الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہیں۔

(ق) ج الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ ۔۔۔۔۔ صقالة القلب ذکر اللہ اور افضل الذکر لا الہ الا اللہ الخ

(ج) حضرت اپنی ہی کتابیں دیکھو قلب کے لطیفہ ربانی لکھا ہے یا یہ مضغہ جسمانی صقالة اس لطیفہ کے مراد ہے نہ تحریک اس مضغہ کی جو کہ اکثر مرض خفقان پیدا کردیتی ہے اور جو اطمینان کی دشمن ہے پس ذکر اللہ سے مراد توجہ قلبی اندرونی ہے جو مطالعہ افعال آلٰہیہ وصفات رحمانیہ ہے اور اسی سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے یعنی نفس مطمئنہ اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کے مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ کونوا مع الصادقین پر عمل کرکے خوارق اور کرامات اولیاء الرحمان کا مشاہدہ بالتکرار اور کئی بار کیا جاوے تاکہ مرتبہ علم الیقین اور عین الیقین سے گذر کر حق الیقین پر رسائی ہو الا بذکر اللہ تطمئن القلوب میں ذکر اللہ کو لفظ اللہ سے مخصص کرنا آپکے نحوی ہونے پر خوب روشنی ڈالتا ہے کیا سبحان ربی العظیم وغیرہ اور صفات الٰہیہ اور اذکار مسنونہ جنمیں اسماء حسنیٰ اور صفات علیا مذکور ہیں یہ ذکر اللہ نہیں ہے ؟ کیا واذکر اسم ربک پر عمل ان تسبیحات سے نہیں ہوتا؟ تلفظ باسم اللہ بلا صفات یا تحریک اجزاء جسمیہ مشابہ بان لفظ کو ذکر اللہ کہنا ایک سخت بدعت مردودہ ہے جو کہ ذکر تحریک کے برخلاف اور اذکار مسنونہ سے باختلاف ہے۔ واذکر اسم ربک کی تفسیر ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وغیرہ من الاذکار التی جاء